مسافر کب سے کب تک قصر کرے گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:SAR-7796 تاریخ:04-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ہم اپنے گھر سے سفر شرعی کے لیے نکلیں (سفر شہر کی آبادی کے باہر سے جہاں جانا ہے اس شہر کی آبادی سے پہلے تک 92 کلو میٹر یا زیادہ ہو) تو نماز کس وقت سے قصر کریں گے، گھر سے نکلتے ہی یا 92 کلو میٹر ہو جانے کے بعد؟ اور واپسی میں کب تک قصر کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سفر شرعی میں اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد فرضوں میں قصر کرنے کی اجازت ہے، فقط گھر سے نکلنے کا اعتبار نہیں ہے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ گھر سے نکلنے کے فوراً بعد ہی قصر نماز پڑھنا شروع کر دی جائے، حالانکہ آپ ابھی اپنے علاقے یا شہر میں ہی موجود ہوں، بلکہ جب آپ اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائیں گے، تو قصر پڑھنا شروع کریں گے۔ یونہی جب واپسی ہو تو شہر یا گاؤں کی آبادی میں داخلے کے بعد قصر کی رخصت ختم ہو جائے گی اور مکمل نماز پڑھنا لازم ہو گی۔

شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر پڑھی جائے گی، چنانچہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مدینہ شریف سے سفر حج شروع کیا، تو ظہر کی نماز مدینہ شریف کی حدود میں چار رکعت ہی ادا کی اور پھر

مدینہ شریف کی حدود سے نکلنے کے بعد "ذوالحلیفہ" کے مقام پر عصر کی نماز قصر ادا کی، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:"أن النبي صلى الله عليه وسلم: صلى الظهر بالمدينة أربعا، وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين "ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں ظہر چار رکعت اور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کو بطورِ قصر دو رکعت ادا فرمایا۔

(صحیح البخاری، جلد2، کتاب الحج، صفحہ138، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اِس حدیث مبارک کے تحت شارِح بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) لکھتے ہیں:"الحاصل أن من نوى السفر فلا يقصر حتى يفارق بيوت مصره" ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ جو بھی سفر شرعی کی نیت رکھے، وہ جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نہ ہو جائے، فرض نماز میں قصر نہیں کرے گا۔

(عمدۃ القاری، جلد7، صفحہ132، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

یہی شارِح اپنی دوسری کتاب "البناية شرح الهداية" میں لکھتے ہیں:"المقيم إذا نوى السفر ومشى أو ركب لا يصير مسافرا ما لم يخرج عن عمران المصر "ترجمہ: مقیم جب سفر کی نیت کرے یا چلنا شروع کر دے یا سواری پر بیٹھ جائے، تو وہ صرف اِن سب چیزوں سے مسافِر شرعی نہیں بنے گا، جب تک شہر کی آبادی سے باہر نہ نکل جائے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد3، صفحہ17، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

حضرت مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم ایک دفعہ بصرہ سے باہر نکلے، تو ظہر کی چار رکعت نماز ادا کی اور بالکل بصرہ شہر کے کنارے پر آکر فرمایا کہ اگر ہم اِس بانس سے تیار کردہ گھر سے آگے نکل جائیں، تو ہم قصر کرتے ہوئے دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ مکمل روایت یوں ہے:"أن عليا خرج من البصرة، فصلى

الظهر أربعا، فقال: أما إنا إذا جاوزنا هذا الخص صلينا ركعتين "ترجمہ: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ سے نکلے اور ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی پھر فرمایا: اگر ہم اس خص (بانس سے بنائے ہوئے گھر) سے آگے نکل جائیں، تو ہم قصر کرتے ہوئے چار رکعت کو دو رکعت پڑھیں گے۔

(المصنف لابنِ ابی شیبۃ، جلد2، صفحہ204، مطبوعہ ریاض)

اِسی اَثر کو نقل کر کے امام کمال الدین ابنِ ھُمَّام رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے استدلال کیا ہے کہ شہر یا گاؤں کی عمارت سے نکلنے کے بعد قصر کی رخصت ہو گی۔

(فتح القدیر، جلد2، صفحہ33، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

واپسی اپنے شہر میں داخل ہوتے ہی قصر کرنے کا حکم ختم ہو جائے گا، چنانچہ علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1069ھ / 1658ء) لکھتے ہیں: "ولا یزال یقصر حتی یدخل مصرہ یعنی وطنہ الاصلی "ترجمہ: مسافرِ شرعی قصر نماز ہی پڑھتا رہے گا، یہاں تک کہ واپس اپنے شہر یعنی وطنِ اصلی میں داخل ہو جائے۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، فصل فی صلاۃ المسافر، صفحہ222، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

02رمضان المبارک1443ھ/04اپریل2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے